اسلامیات

Date:

سوال نمبر ۲: اسلام میں توحید کے تصور کی وضاحت کریں۔ یہ عقیدہ مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: توحید

معنی و مفہوم:

توحید کا لفظ وحد (وحد) سے نکلا ہے۔ اس کا لفظی معنی ہے ایک کرنا، ایک ٹھہرانا، ایک ماننا۔ توحید کا اصطلاحی مفہوم ہے اللہ کو ایک ماننا۔

اس کی ذات میں، کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے، اس کی ذات کے سوا کوئی اور ذات نہیں جو خدائی میں اس کے ساتھ شریک ہو۔ خدائی میں اللہ کی ذات یگانہ اور یکتا ہے۔

اس کی صفات میں کہ وہ اپنی ہر صفت میں بے مثال ہے، یگانہ و یکتا ہے۔ اس کی ذات کے سوا کوئی نہیں جس میں اللہ کی ذات کی جیسی صفات یا کوئی ایک صفت پائی جاتی ہو۔

اس کے افعال میں کہ وہ تنہا اس کائنات کا مالک ہے۔ صرف اس کا پوری کائنات میں تصرف ہے۔ اس کے افعال میں نہ اس کا شریک کار ہے اور نہ ہی معاون اور مددگار۔

اس کی عبادت میں کہ عبادت کے لائق صرف اللہ ہے۔

۱ وحدانیت

یعنی الٰہ (معبود) صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ۔

والٰھکم الٰہ واحد ج لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم (البقرہ ۱۶۳)

"اور تمہارا خدا ایک ہے، اس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی خدا نہیں ہے"

قرآن حکیم میں بار بار اس حقیقت کو دہرایا گیا ہے کہ خدا تو صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ۔ عرب کے مشرکین کو یہی اعتراض تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا مانتے ہیں

Date: ______

ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو ضرور ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔"

(الانبیاء ۲۱ : ۲۲)

ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے اور کوئی دوسرا خدا اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔"

(المومنون ۲۳ : ۹۱)

اللہ تعالیٰ نے وحدانیت کی شہادت دی ہے اور فرشتے اور اہل علم بھی اس پر گواہ ہیں:

"اللہ نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور فرشتے اور سب اہل علم بھی انصاف کے ساتھ اس پر گواہ ہیں۔"

(آل عمران ۳ : ۱۸)

۲ ذات الٰہیہ کا تصور:

انسان کا جذبہ تجسس ذات الٰہیہ کے متعلق کئی سوالات اٹھاتا ہے کہ جس ہستی کو ہم خدا مانتے ہیں وہ کیسی ہے، کب سے ہے، کہاں ہے؟ وغیرہ تاکہ ذہن میں اس کا ایک واضح اور مثبت تصور قائم کر سکیں۔ لیکن ہمارے وسائل ادراک، حواس خمسہ، ذات الٰہیہ کا ادراک نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ماوراء، غیر مرئی اور لطیف ہے جبکہ وسائل ادراک کی رسائی عالم طبیعات تک محدود ہے۔ ذات الٰہیہ کی کوئی مثال

Date:

۳ صفات الٰہیہ کا تصور:

اسلام نے جو صفات الٰہیہ کا تصور دیا وہ جلال و اکرام والی ذات الٰہیہ کے شایان شان ہے جیسے ذات الٰہیہ بے مثال ہے ویسے ہی صفات الٰہیہ بھی بے مثال ہیں۔ اللہ کی صفات سب سے برتر اور اعلیٰ ہیں

اس کے نہایت اچھے نام ہیں

(النحل ۱۶ : ۶۰)

اللہ اسم ذات ہے اور باقی اسمائے حسنیٰ اس کی صفات ہیں

(طٰہٰ ۲۰ : ۸)

اس کی ذات کے ساتھ قائم ہیں اور لا محدود ہیں اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا وہ خالق (پیدا کرنے والا) ہے اور رب (پالنے والا)، رحیم (بار بار رحم کرنے والا) رحمان (بے حد رحم کرنے والا)، الودود (پیار کرنے والا) الوھاب (بہت عطا کرنے والا) الجبار (جبروت والا) العزیز (زبردست۔ غلبہ والا) ہے۔

وہ قادر مطلق ہے اس کی قدرت کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔

"یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"

(فاطر ۳۵ : ۱)

توحید کے لازمی تقاضے:

۱ اللہ سے محبت ہر محبت پر غالب ہو

۲ ہر نیکی اللہ کی رضا کے لئے کی جائے

۳ صرف اللہ کی عبادت کی جائے

۴ صرف اللہ کا خوف رکھا جائے

۵ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جائے

۶ اللہ کا شکر گزار رہے

۷ شرک اور شائبہ سے بچے

Date: ______

توحید کی اہمیت

توحید کے بارے میں قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اور متعدد طریقوں سے اس کا بیان ہوا ہے مثلاً

۱- لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) یہ الفاظ قرآن حکیم میں بارہ مقامات پر آئے

۲ لا الہ الا ھو (اس اللہ کے سوا کوئی بھی الہ نہیں ہے) یہ عبارت قرآن حکیم میں تیس بار آئی ہے۔

۳ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں تین مقامات پر فرماتے ہیں لا الہ الا انا یعنی میرے سوا کوئی الہ نہیں ہے

۴ الھکم الہ واحد تم سب کا اللہ ایک ہی ہے یہ عبارت قرآن حکیم میں چھ مرتبہ آئی۔

۵ انما اللہ الہ واحد بات صرف یہ ہے کہ اللہ ہی اکیلا الہ ہے۔

پورے قرآن میں اسم اللہ 2696 بار آیا ہے۔ لفظ الہ 125 مقامات پر آیا ہے اور لفظ الھہ (الہ کی جمع) کل 34 مرتبہ آیا ہے۔

توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات

۱ خودداری اور عزت نفس:

توحید پر ایمان رکھنے سے خودداری اور عزت نفس حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ وہ نفع و نقصان، عزت و دولت، زندگی اور موت، غرض ہر چیز کا مالک اللہ ہے اس لیے وہ کسی اور کے آگے نہ ہاتھ پھیلاتا ہے اور نہ سر جھکاتا ہے۔ وہ کائنات کی ہر چیز کو اللہ کی مخلوق سمجھتا ہے جسے اللہ نے اس کے فائدے کے لیے پیدا کیا ہے کائنات کی کوئی بھی چیز تعظیم اور سجدے کے لائق نہیں بلکہ انسان ہی تمام مخلوقات میں اشرف و افضل ہے۔

Date: ____________

۲ آزادی و حریت :

عقیدہ توحید انسان کو ہر چیز کی بندگی سے آزادی اور نجات دلاتا ہے سورج، چاند، ستارے، آسمان، پہاڑ، درخت، سانپ، آگ، زمین کسی بھی چیز کو دیوی نہ دیوتا سمجھتا ہے اور نہ ہی اسے لائق تعظیم مانتا ہے وہ ہر مخلوق کی بندگی اور غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام چیزیں تو اللہ کی مخلوق ہیں، ان کی کوئی عظمت اور کبریائی نہیں۔ عظمت و کبریائی صرف اللہ کے لیے ہے ان تمام چیزوں کو تو اللہ تعالیٰ انسان کے فائدے اور نفع کے لیے پیدا کیا ہے۔ انسان کو ان چیزوں کے لیے پیدا نہیں کیا۔ بقول علامہ اقبال رحمۃ علیہ

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

توحید پر ایمان رکھنے والا کسی انسان کو بھی اپنا خدا نہیں مانتا وہ انسان کتنی ہی طاقت اور وسائل کا مالک کیوں نہ ہو وہ کسی انسان کی نہ تو بندگی کرتا ہے اور نہ ہی غلامی۔ حکم صرف اللہ کا ہے پر ایمان رکھتا ہے

۳ عجز و انکسار :

عقیدہ توحید کو کائنات کا سب سے اونچا مقام حاصل ہے اور اسے تمام مخلوقات کی بندگی اور غلامی سے آزادی دلا کر خود داری اور عزت نفس کا مالک بھی بناتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں عجز و انکسار بھی پیدا کرتا ہے۔ اس میں کبھی تکبر نہیں ہوتا کیونکہ اس کا عقیدہ ہے کہ کبریائی صرف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ ہی اکبر ہے۔ انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کا ہی دیا ہوا ہے۔ توحید پر ایمان رکھنے والا کبھی کسی صورت میں خود کو دوسرے انسانوں کا رب یا خدا نہیں سمجھتا وہ تو دوسرے انسانوں پر حکومت کرنے کے اختیار (اقتدار اعلیٰ) کا مالک بھی اللہ کو مانتا ہے۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ عزت ذلت اللہ کے قبضے میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے ذلت دیتا ہے اس کے برعکس پر ایمان نہ رکھنے والا شخص یہ سمجھ کر متکبر بن جاتا ہے کہ اس کا

Date:

مال و دولت اس کی حکومت اس کا بلند مرتبہ اس کی اپنی محنت اور قابلیت کی وجہ سے ہے۔

۴ شجاعت و استقامت:

توحید پر ایمان رکھنے والا بہادری اور جری ہوتا ہے کیونکہ وہ کائنات کی کسی چیز کو نفع یا نقصان کا مالک نہیں سمجھتا وہ کسی مخلوق سے نہیں ڈرتا۔

"نہ انہیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ غمگین ہوں گے"

(البقرہ: ۲۶۲)

اہل ایمان کی صفت ہے۔ اس کا ایمان اسے خدائے واحد پر ہو جس کی قدرت سے باہر کوئی چیز نہ ہو۔ اس کی مدد اور تائید پر بھروسہ رکھتے ہوئے وہ اپنے راستے میں آنے والی ہر بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا جاتا ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ اللہ کے سوا کوئی طاقت اسے موت نہیں دے سکتی اور اللہ اس کے ساتھ ہے۔ پھر بھلا وہ کسی بھی چیز سے کیوں ڈرے گا۔ توحید پر ایمان رکھنے والا دنیوی اسباب پر بھروسہ رکھتا ہے اور جب انہیں اپنے حریف کے مقابلے پر پاتا ہے پھر اکر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ بقول علامہ اقبال رحمۃ علیہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

۵ اعلیٰ نصب العین و تصورات:

توحید پر ایمان رکھنے والے کا نصب العین اور تصورات پر پورا کنٹرول ہوتا ہے۔ اس کا نصب العین دنیوی مال و متاع حاصل کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا نہیں ہوتا بلکہ ایسے کام کرنا ہوتا ہے جس سے اس کی آخرت سنور جائے اور اس کا خدا راضی ہو جائے چونکہ اس کا خدا بے مثل و بے مثال ہے۔ اپنی ذات میں بھی صفات میں بھی اس کی تمام صفات بہت اعلیٰ ہیں اس کا علم، حلم، کرم، کبریائی، قدرت، جبروت، قدس، جمال جلال غرض تمام صفات بے نظیر ہے اور مومن اللہ کے اخلاق اپناؤ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر ان صفات کو پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

Date:

یوں وہ فی الواقع دنیا اور اس کی چیزوں کا حکمران بن جاتا ہے علامہ اقبال رحمۃ علیہ نے اس بات کو یوں بیان کیا ہے۔

قہاری و جباری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

۶ رجائیت:

مومن کا نقطہ نظر ہمیشہ Optimistic ہوتا ہے۔ وہ مشکل بدترین حالات میں بھی کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا ربط و تعلق ایسے خدا کے ساتھ قائم ہے جو چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ جس کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے توحید پر ایمان رکھنے والا "تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ" کی ہدایت پر عمل کرتا ہے۔

انسان کی اجتماعی زندگی پر اثرات

۱ وحدت انسانی:

خدا کی وحدت سے بنی نوع انسان کی وحدت پیدا ہوتی ہے جبکہ خداؤں کی کثرت سے بنی نوع انسان میں تفرق و انتشار پیدا ہوتا ہے۔ متعدد اور مختلف خداؤں پر ایمان رکھنے اور ان کی پرستش کرنے سے تو انسان مختلف گروہوں میں ہی تقسیم ہوتا ہے۔

۲ اخوت و مساوات:

توحید ابنائے آدم کو اخوت و مساوات کا درس دیتی ہے خدا ایک ہے اسی ایک خدا نے آدم حوا علیہ اسلام کو پیدا کیا۔ سب انسان آدم اور حوا علیہ اسلام کی اولاد ہیں۔ سب ایک ہی ماں اور باپ کی اولاد ہیں تو ظاہر ہے کہ سب رشتہ اخوت میں باہم منسلک ہیں اور سب بحیثیت انسان مساوی ہیں۔ کسی بھی وجہ سے دوسرے انسانوں پر برتری حاصل نہیں۔ رنگ، زبان، وطن، نسل، کوئی بھی چیز برتری کی وجہ سے نہیں بن سکتی۔

Date: ________

۳ عالمگیر معاشرہ :

توحید سے ایک عالمگیر معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے تمام انسان صرف ایک خدا (جو مرئی اور محسوس نہیں) پر ایمان لے آئیں تو مختلف وجوہات کی بنا پر قائم ہونے والی موجودہ گروہ بندیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

۴ عالمی امن :

عالمی امن کی خواہش آج کے انسان کی شاید سب سے بڑی خواہش ہے۔ انتہائی مہلک اسلحہ کے انباروں اور دو عالمی جنگوں کی تباہ کاریاں جنگ کے خوف سے انسان کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ اگر دنیا بھر کے تمام انسان توحید پر ایمان لا کر اپنے وضع کردہ ان چھوٹے امتیازات کو ختم کر کے اخوت و مساوات کا ماحول قائم کریں تو عالمی امن کے قیام کی خواہش پوری ہو سکتی ہے۔

حرف آخر :

پوری کائنات اور اس میں موجود نظم و ربط اللہ کی بڑی نشانی ہے جو اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ ضرور اس وسیع کائنات کی تخلیق اور تدبیر کسی ایک قادر مطلق خدا کا کام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کو نفع دینے والی چیزیں لیے سمندر میں چلتی ہیں اور پانی میں جو اللہ اوپر سے نازل کرتا ہے پھر اس کے ذریعے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اس (زمین) میں ہر قسم کی جاندار مخلوق کو پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے پھرنے میں اور آسمان اور زمین کے درمیان مسخر بادل میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔"

(البقرہ ۱۶۴)